گونگے شخص کے نکاح کا طریقہ

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9077

تاریخ اجراء: 27صفر المظفر 1446ھ/02 ستمبر 2024

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جو شخص بولنے کی قدرت نہ رکھتا ہو، یعنی گونگا ہو، اُس کا نکاح کیسے ہو گا؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

گونگے شخص کے نکاح کے دو ممکنہ طریقے ہیں۔ اُن میں سے دوسرا طریقہ بہتر ہے۔

(1) جو گونگا اشاروں کی زبان جانتا ہو اور ایسے معروف و معہود اشارے کرتا اور سمجھتا ہو کہ جو گونگوں میں رائج ہیں، تو اُس کے سامنے اشاروں کی زبان میں ایجاب کیا جائے گا اور وہ معروف اشارے سے اُس ایجاب کو قبول کر لے گا۔ اِسی قبول کے اشارے سے اُس کا نکاح منعقد ہو جائے گا۔

(2) اگر گونگا اشاروں کی زبان سے بھی واقف ہو اور ساتھ لکھنا پڑھنا بھی جانتا ہو، تو اُس کے سامنے لکھ کر یا اشاروں سے ایجاب کر دیا جائے اور وہ تحریری صورت میں اُس ایجاب کو قبول کرے، یعنی کاغذ پر لکھ دے کہ "میں فلاں بن فلاں ہوں اور اِس لڑکی فلانہ بنت فلاں کا نکاح قبول کرتا ہوں۔" یوں تحریری انداز میں قبول کرنے سے نکاح منعقد ہو جائے گا اور اشاروں سے قبول کرنے کی بنسبت تحریراً قبول کرنا بہتر اور اچھا ہے۔

مندرجہ بالا مسئلہ فقہائے احناف کے مابین مختلف فیہا رہا ہے، لہٰذا براہِ راست جزئیات نقل کرنے سے پہلے روایاتِ مذہب، اُن میں قولِ معتمد اور پھر اِس مسئلہ پر صریح جزئیہ نقل کیا جائے گا۔

امام محمد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ سے دو مختلف روایات:

امام محمد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ سے گونگے کے اشارے یا کتابت کے معتبر ہونے یا نہ ہونے کی دو روایتیں منقول ہیں۔

(1) یک قول کے مطابق اگر گونگا اشارے بھی کر سکتا ہو اور لکھنے پر بھی قادر ہو، تو دونوں میں سے جس ذریعے کو بھی اختیار کرے گا، وہ معتبر اور درست ہو گا، یعنی اگرچہ وہ لکھنے پر قادر ہو، لیکن اگر وہ لکھنے کے بجائے اشارے سے عقد کر لے، تو اشارہ بھی معتبر ٹھہرے گا اور اگر اشارے کی جگہ لکھ کر بات کر لے، تو یہ بھی درست ہو گا۔

"الهداية" میں "الجامع الصغیر" سے منقول ہے: "إذا کان الأخرس یکتب کتابا أو یومئ إیماء یعرف به فإنه یجوز نکاحه وطلاقه وعتاقه وبیعه وشراؤه" ترجمہ: جب گونگا لکھنے پر قادر ہو یا ایسے اشارے کر سکتا ہو کہ جو معروف و معہود ہوں، تو اُس کی کتابت یا اشارے، دونوں سے نکاح، طلاق، آزاد کرنا، بیچنا اور خریدنا سب جائز اور معتبر ہو گا۔ (الهداية مع حاشية اللكهنوى، جلد 08، صفحہ 352، مطبوعۃ ادارۃ القرآن، کراتشی)

یہاں "یکتب" اور "یومئ" کے درمیان "اَوْ" لکھا گیا اور حرفِ "اَوْ" دو چیزوں کے درمیان اختیار کے لیے ہوتا ہے، چنانچہ قاضی امیر کاتبِ اِتقانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 758ھ / 1356ء) نے لکھا: "کلمة "او" لاحد الشئیین" ترجمہ: "اَوْ" کا حرف دو میں سے کسی ایک چیز کے لیے ہوتا ہے۔ (یعنی دونوں میں سے کوئی بھی قابلِ اختیار ہے۔) (غاية البيان شرح الهدايه، جلد 17، صفحہ 754، مطبوعہ دار الضیاء، کویت)

(2) دوسرا قول یہ ہے کہ اگر گونگا لکھنا جانتا ہو، تو پھر اُس کے اشاروں کا کوئی اعتبار نہیں ہو گا، بلکہ لکھ کر ہی عقد کرنا ہو گا، مثلاً نکاح و طلاق وغیرہا، اور اگر لکھنا نہیں جانتا، تو پھر اُس صورت میں اشارے قابلِ اعتبار ہوں گے۔

"تکملة فتح القدیر" میں بحوالہ "کتاب الاصل" ہے: "إن کان الأخرس لا یکتب و کانت له إشارة تعرف في نکاحه وطلاقه وشرائه وبیعه فهو جائز" اگر گونگا لکھنے پر قادر نہیں، البتہ ایسے اشارے جانتا ہے کہ جو نکاح، طلاق، بیچنے اور خریدنے کے متعلق معروف ہوں تو یہ سب امور اشارے سے جائز اور معتبر ٹھہریں گے۔ (نتائج الافکار مع الهداية، جلد 10، صفحہ 527، مطبوعہ مصر)

امام محمد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اِس قول میں اشارے کو اُسی صورت میں معتبر مانا گیا ہے، جبکہ گونگا کتابت پر قادر نہ ہو، یعنی جب لکھ سکتا ہو، تو پھر اشارہ معتبر نہیں ہو گا۔

دونوں روایات کے مطابق فقہا کے جزئیات:

امام محمد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی دونوں طرح کی روایات کے مطابق فقہائے احناف نے جزئیات ترتیب دیے ہیں، چنانچہ قولِ اوّل یعنی "الجامع الصغیر" کی روایت سے استدلال کرتے ہوئے صاحبِ ترجیح علامہ مَرْغِینانی رَحْمَۃُ اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:593ھ/1196ء) نے لکھا: "دلت المسألة على أن الإشارة معتبرة وإن كان قادرا على الكتابة، بخلاف ما توهمه بعض أصحابنا رحمهم الله أنه لا تعتبر الإشارة مع القدرة على الكتابة" ترجمہ: (الجامع الصغیر) کے مسئلے میں اس چیز پر دلالت موجود ہے کہ گونگے کا اشارہ بھی معتبر ہے، اگرچہ وہ لکھنے پر بھی قادر ہو۔ یہ مسئلہ ہمارے اُن بعض اصحاب کے خیال کے بر خلاف ہے کہ جن کا کہنا یہ ہے کہ کتابت پر قدرت ہوتے ہوئے اشارہ قابلِ اعتبار نہیں ہوتا۔ (الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، جلد04، صفحہ549، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اور قولِ ثانی یعنی "کتاب الاصل" اور "کتاب الکافی" سے استدلال کرتے ہوئے علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:1252ھ/1836ء) نے لکھا: "في كافي الحاكم الشهيد ما نصه: فإن كان الأخرس لا يكتب و كان له إشارة تعرف في طلاقه ونكاحه وشرائه وبيعه فهو جائز، وإن كان لم يعرف ذلك منه أو شك فيه فهو باطل. اهـ. فقد رتب جواز الإشارة على عجزه عن الكتابة، فيفيد أنه إن كان يحسن الكتابة لا تجوز إشارته" ترجمہ: امام حاکم شہید رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی "الکافی" میں ہے: اگر گونگا لکھنے پر قادر نہیں، البتہ ایسے اشارے جانتا ہے کہ جو نکاح، طلاق، بیچنے اور خریدنے کے متعلق معروف ہوں، تو یہ سب امور اشارے سے جائز اور معتبر ٹھہریں گے۔ اگر وہ اشارے کے مدلول کو نہ جانتا ہو یا اُسے مدلول میں شک ہو، تو اُس کے تصرفات باطل ہیں۔ (امام حاکم رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی عبارت مکمل ہوئی۔) تحقیق امام حاکم رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اشارے کے جواز کو کتابت سے عاجز ہونے پر موقوف اور معلق رکھا ہے، لہٰذا اِس عبارت سے یہ مسئلہ مستفاد ہوا کہ اگر گونگا اچھے انداز میں کتابت جانتا ہو، تو اُس کا اشارہ کرنا، جائز نہیں۔ (ردالمحتار مع درمختار، جلد09، کتاب الطلاق، صفحہ133، مطبوعہ دار الثقافۃ والتراث، دمشق)

قولِ معتمد:

علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:970ھ/1562ء)، ابو محمد غانم بن غانم بغدادی حنفی (وِصال:1030ھ/1620ء) اور علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی کے بیٹے علامہ علاؤالدین رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْھم (وِصال:1306ھ/1889ء) نے بالترتیب اپنی کتب "الاشباہ والنظائر"، "مجمع الضمانات" اور "تکملۃ ردالمحتار" میں "عدمِ اشتراطِ کتابت" کو معتبر اور معتمد قرار دیا، **یعنی اگر گونگا لکھنے پر قادر ہے، تو اِس کے باوجود بھی اگر معروف و معہود اشارے سے ایجاب و قبول کرتا ہے، تو وہ معتبر اور جائز ہے۔**

"الاشباہ والنظائر" میں ہے: "کتابة الأخرس كإشارته واختلفوا في أن عدم القدرة على الكتابة شرط للعمل بالإشارة أو لا. والمعتمد لا۔۔۔ولا بد في إشارة الأخرس من أن تكون معهودة وإلا لا تعتبر" ترجمہ: گونگے کا لکھنا، اُس کے اشارے کی مانند ہی ہے۔ فقہائے کرام کا اِس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اشارے کے معتبر ہونے کے لیے کتابت پر قدرت ہونا شرط ہے یا نہیں، تو قولِ معتمد یہ ہے کہ یہ شرط نہیں ہے۔ البتہ گونگے کے اشارہ کرنے میں یہ ضروری ہے کہ اُس کا اشارہ اپنے مفہوم پر دلالت کرنے میں معروف و معہود ہو، ورنہ اشارے کا بھی اعتبار نہیں ہو گا۔ (الاشباہ والنظائر، صفحہ 296، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

دیگر دو کتابوں کے حوالہ جات یہ ہیں:

(مجمع الضمانات، جلد 02، صفحہ 932، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(تکملۃ ردالمحتار مع درمختار، جلد 12، کتاب الاقرار، صفحہ 146، مطبوعہ کوئٹہ)

خود علامہ شامی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فتاوی شامی کے بالکل آخر پر "مسائل شتی" کے باب میں اِسی بات کو معتمد قرار دیا کہ کتابت پر قدرت کے باوجود گونگے کا اشارہ معتبر ٹھہرے گا، چنانچہ لکھا: "إطلاقه يفيد اعتبار الإيماء مع قدرته على الكتابة وهو المعتمد، لأن كلا منهما حجة ضرورية كما في القهستاني وغيره در منتقی" ترجمہ: ماتن کا اپنے جملے کو مطلق رکھنا یہ فائدہ ثابت کر رہا ہے کہ کتابت پر قدرت کے باوجود اشارہ معتبر ہے اور یہی قول معتمد ہے، کیونکہ دونوں (اشارہ و کتابت) میں سے ہر ایک بذاتِ خود ضروری اور قابلِ اثبات دلیل و حجت ہے، جیسا کہ "قہستانی" وغیرہ میں ہے۔ (ردالمحتار مع درمختار، جلد 24، مسائل شتی، صفحہ 217، مطبوعہ دار الثقافة والتراث، دمشق)

اِسی قولِ معتمد کو علامہ احمد طحطاوی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1231ھ / 1815ء) نے بھی اپنے حاشیہ میں بیان کیا۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، جلد 04، صفحہ 355، مطبوعہ کوئٹہ)

مفتی محمد نور اللہ نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1403ھ / 1982ء) سے سوال ہوا کہ ایک گونگا بہرہ شخص ہے، اشاروں سے کلام کرتا ہے اور لکھنا بھی جانتا ہے۔ اُس کے نکاح کا کیا طریقہ ہو گا؟"

آپ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جواب دیا: "اُس کو اشارہ سے سمجھا دیا جائے کہ "تیرا نکاح اس لڑکی کے ساتھ کیا ہے۔ کیا تجھے قبول ہے؟" پھر اگر وہ اشارہ کر دے کہ "قبول ہے" تو نکاح ہو گیا، یونہی لکھ کر اس کے سامنے کر دیا جائے اور وہ قبول کا اشارہ کر دے یا لکھ دے تو جائز ہے۔۔۔ اور یونہی اکثر کتبِ مذہب میں ہے: اور اُس کا لکھنا اشارہ سے بھی

اچھا ہے، جبکہ باقاعدہ صحیح لکھ سکتا ہو کہ ”میں فلاں بن فلاں ہوں، اِس لڑکی فلانہ بنت فلاں کا نکاح قبول کرتا ہوں۔“ (فتاوی نوریہ، جلد02، صفحہ356، مطبوعہ دار العلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور)

اِس جزئیہ میں جس گونگے شخص کے متعلق سوال ہوا، وہ کتابت بھی جانتا تھا، اس کے باوجود جواب دینے میں ”اشارے“ والے طریقے کو مقدم رکھ کر جواب دیا گیا اور آخر پر لفظِ ”اچھا“ سے تحریری نکاح کا مشورہ دیا۔ فقیہ اعظم رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا جواب اوپر نقل کردہ قولِ معتمد کو سامنے رکھتے ہوئے ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net